17


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۶ رجب ۱۳۹۱ھ، ۸ تبوک ۱۳۵۰ ہش، ۸ ستمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۰۷


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ کے ماموروں کا یہ خاصہ ہے کہ اُن میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے

## مومن وہ ہے جس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی اور فروتنی پائی جائے

"اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دُنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جائے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گردو پیش میں حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ..... دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں۔ مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لینا ہے یا لے گا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

## ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور مکرم محمود احمد صاحب کو ۴ تبوک کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب (ابن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی) کی نواسی اور محترم میر مشتاق احمد صاحب لاہور کی پوتی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح زندگی عطا کرے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## ربوہ میں یوم دفاع کی تقریبات

### خصوصی دُعائیں، شہداء کی یاد میں باسکٹ بال کا میچ

ربوہ۔ ربوہ میں ۶ ستمبر کو یوم دفاع کی تقریبات اہتمام کے ساتھ منائی گئیں۔ تمام مقامی اداروں اور دفاتر میں تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد جملہ مساجد میں پاکستان کی حفاظت و استحکام کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں بلدیہ ربوہ اور دیگر عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا احباب نے شہداء کے قبرستان میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک، میجر منیر شہید، کیپٹن نذیر شہید اور دیگر شہداء کی قبروں پر دعائیں کیں۔

شام کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام میجر عزیز بھٹی اور سکواڈرن لیڈر منیر شہید کی ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا ایک شاندار میچ ہوا جس میں مہمان خصوصی بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم (ریٹائرڈ) تھے۔ میچ منیر شہید کی ٹیم نے جیتا آخر میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور مختصر تقریر کے بعد دعا کرائی۔ (میچ کی تفصیلی روداد آئندہ شائع ہوگی۔)

## جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ انشاء اللہ العزیز ۱۵ تبوک/ستمبر سے شروع ہوگا کم از کم معیار داخلہ میٹرک ہے۔ البتہ ایف اے، بی اے یا ایم اے پاس طلبہ (خواہ وہ واقف زندگی ہوں یا وقف کا ارادہ نہ رکھتے ہوں بلکہ محض کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں) بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ تمام امیدوار فارم داخلہ پُر کر کے ساتھ لاویں۔ انٹرویو ۹ بجے صبح شروع ہوگا یہ داخلہ دس یوم تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ تبوک ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدائی انعامات کا وارث بننے کے نئے عظیم الشان مواقع

اللہ تعالیٰ اصلاح خلق نیز فساد و بگاڑ کی ہمہ گیر کیفیت کو دُور کر کے آسمانی بادشاہت کے قیام کی غرض سے جب اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو جو لوگ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کے جواب میں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگا کر اُس مامور کے متبعین میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے اور اس طرح عند اللہ فائز المرام ہونے کے بے حساب مواقع میسر آتے ہیں۔ اُن میں سے ایک بہت بڑی اکثریت بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کر کے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے شرف سے مشرف کی جاتی ہے تاہم کچھ لوگ گو اُن کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی کسی شامت اعمال کے نتیجہ میں سستی اور غفلت کا شکار ہو کر اس شرف کے حصول سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جب ایک مخصوص زمانہ میں اُس زمانہ کے مناسب حال مخصوص قربانیوں کا وقت گزر جاتا ہے اور ان کے خوشکن نتائج منصۂ شہود پہ آنے شروع ہوتے ہیں تو پھر ایسے لوگوں کو کف افسوس ملنے اور حسرت کا اظہار کرنے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اُس وقت وہ بڑی حسرت سے کہتے ہیں اے کاش! ہم وقت کی قدر کرتے ہوئے اُس کے مناسب حال قربانیاں بجا لاتے تو آج ہم بے اندازہ اجر و ثواب سے اس طرح محروم نہ ہوتے۔ اس میں شک نہیں وہ مخصوص زمانہ اور اس کے مناسب حال مخصوص قربانیاں پیش کرنے کا موقع گزر جاتا ہے لیکن ہر نیا وقت اور نیا زمانہ نئی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے نئی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس قماش کے لوگ جنہوں نے پہلے کوئی قربانیاں نہیں کی ہوتیں نئے زمانہ کے مناسب حال نئی قربانیاں پیش کر کے تلافیٔ مافات کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اپنی سابقہ کوتاہی پہ کف افسوس مل کر ہی رہ جاتے ہیں اور جس طرح وہ پہلے غفلت کا شکار تھے آئندہ بھی غفلت ہی کا شکار رہتے ہیں۔

اسی طرح جو لوگ مامور من اللہ کے وصال کے بعد کے زمانہ میں خدائی جماعت میں شامل ہوتے ہیں اُن میں بھی جہاں ایک بہت بھاری اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو تقاضائے وقت کے مطابق بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہاں ان نئے آنے والوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس بات پر حسرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ اے کاش ہم اس زمانہ میں ہوتے جب خدا تعالیٰ کا مامور دنیا میں موجود تھا۔ پھر ہم بھی اسکی آواز پر لبیک کہہ کر پورے جذبہ و جوش کے ساتھ قربانیاں کرتے اور صحابہ کا درجہ پاتے۔ وہ اس امر سے یکسر غافل ہوتے ہیں کہ آج بھی قربانیاں کرنے کا میدان اسی طرح وسیع ہے جس طرح پہلے وسیع تھا اور آج بھی ہم موجودہ زمانہ کے مناسب حال قربانیاں پیش کر کے عند اللہ وہی انعامات حاصل کر سکتے ہیں جو صحابہ نے حاصل کئے تھے۔ ایک زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ گزرتا چلا جاتا ہے قربانیاں کرنے والے قربانیاں پیش کر کر کے اجر و ثواب کے مستحق بنتے چلے جاتے ہیں اور اس قماش کے لوگ ہر دور اور ہر زمانہ میں کف افسوس ہی ملتے رہ جاتے ہیں۔ اور یوں اجر و ثواب سے سدا محروم ہی رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے لوگوں کا ان کی نفسیات اور ان کی محرومی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"افسوس کہ لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ اُن سے مونہہ پھیر لیتے ہیں۔ اور جب وقت گزر جاتا ہے تو حسرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش! ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا۔ کاش! ہم نے وقت کو ضائع نہ کیا ہوتا۔ اب بھی خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایک بڑا موقع پیدا کیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کا موعود ان میں موجود ہے۔ اگر وہ چاہیں تو صحابہ کی سی خدمات کر کے صحابہ کے سے انعامات حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ ہاں بہت لوگ اُس وقت روئیں گے اور آہیں بھریں گے جب وہ زمانہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

غرض انبیاء دنیا میں ایک بیج بونے کے لئے آتے ہیں۔ وہ بیج بظاہر ایسے حالات میں بویا جاتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں وہ ضائع چلا جائے گا مگر خدا تعالیٰ اپنی قدیم اور ازلی سنّت کے مطابق اُس بیج کو بڑھاتا اور اپنے سلسلہ کو ممتد کرتا چلا جاتا ہے۔ اس دوران میں الٰہی سنّت کے مطابق قربانی کے کچھ اور مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی محبت رکھتے ہیں اپنی حسرتوں کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھتے اور قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پھر بھی سوئے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ زمانہ بھی گزر جاتا ہے اور وہ کف افسوس ملنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہ کیا۔ آج لوگ حسرت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نہ ملا مگر اس حسرت کے باوجود وہ موجودہ قربانیوں میں پوری طرح حصہ نہیں لے رہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یہی کہ وہ اس زمانہ کو بھی کھو دیں گے اور حسرت کریں گے کہ کاش! انہیں مصلح موعود کے زمانہ میں خدمت کا کوئی موقع مل جاتا۔ حالانکہ اس حسرت کرنے والوں میں بہت لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے اس زمانہ کو پایا مگر ان کی آنکھیں بند رہیں۔ انہوں نے وقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی۔ اور حسرت اور افسوس کے سوا ان کو اور کچھ حاصل نہ ہوا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو چہارم حصہ دوم ص ۳۴۱)

اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نہایت مبارک زمانہ تھا اُس ابتدائی زمانہ میں جن خوش نصیب لوگوں کو آپ کی آواز پر لبیک کہنے اور دین کی سربلندی کی خاطر تکالیف اٹھا کر قربانیاں کرنے کی توفیق ملی وہ صحابہ کے مقدس زمرہ میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوئے اور عند اللہ بے اندازہ اجر و ثواب کے مستحق ٹھہرے اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا خصوصی فخر ان کے حصہ میں آیا لیکن حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد دین کی خاطر قربانیاں کرنے اور عند اللہ بے اندازہ اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرنے کے مواقع ختم نہیں ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ مبارک میں یہ مواقع اسی طرح پیدا ہوئے اور ان مواقع سے فائدہ اٹھانے والوں نے ان سے بھی فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی جانب سے انعامات پائے۔ پھر حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر حضورؑ ہی کے فرزند موعود یعنی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس و مبارک زمانہ نئی ذمہ داریاں لے کر آیا اور ان ذمہ داریوں کے مناسب حال قربانیوں کے بے انداز نئے مواقع پیدا ہوئے اور ان معدودے چند افراد کے سوا جن کی قسمت میں محرومی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ احباب نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر کے وہی انعامات حاصل کئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو ملے تھے اور آج ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نئے مبارک و مقدس دور میں سے گزر رہے ہیں۔ اس موعودہ دور میں بھی ہمارے لئے بفضل اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں دین اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں پیش کرنے کے پہلے ہی کی طرح قربانیوں کے نئے عظیم الشان مواقع پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ دَور بھی اپنی عظمت و شان کے لحاظ سے کچھ کم اہم دَور نہیں ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے اذن اور اُس کے منشاء کے مطابق قربانیوں کے جو نئے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کے نتیجہ میں ہم آج بھی اُنہی انعامات کے وارث بن سکتے ہیں جن انعامات کے وارث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بنے اور جن سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کے ادوار میں قربانیاں پیش کرنے والے بہرہ ور ہوئے۔ اس لئے آج ہم میں سے کسی کے لئے اس امر پر دلگیر ہونے کی ضرورت نہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ملا ورنہ ہمیں بھی دین کی خاطر قربانیاں کر کے صحابہ میں شمولیت کا شرف میسر آتا یا یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہما کی خلافت کے ادوار میں ہمیں اس رنگ میں قربانیاں کرنے کی توفیق نہیں ملی جس رنگ میں ہمیں قربانیاں کرنی چاہیئے تھیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کر کے اُس کے انعامات کا وارث بننے اور اس کا قرب پانے کا میدان خلافت حقہ کی برکت سے آج بھی اسی طرح کھلا ہے جس طرح کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت درجہ مقدس و مبارک دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے از سر نو کھولا گیا تھا اور جو خلافت اولیٰ کے بعد خلافت ثانیہ کے مقدس و بابرکت دور میں اُسی شان کے ساتھ کھلا رہا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو قربانیوں کے گزشتہ مواقع پر یہی حسرت کا اظہار کرتا اور کف افسوس ملتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت موعودہ دور میں قربانیاں پیش کرنے کے جو نئے اور عظیم الشان مواقع پیدا ہوئے ہیں اور مسلسل پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں اُن سے فائدہ نہ اٹھائے اور اپنی شوئی قسمت سے انہیں ضائع کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو خلافت ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس عہد موعود کی قدر و منزلت اور عظمت و شان کو پہچاننے اور قربانیوں کے جو نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں اور برابر ہو رہے ہیں ان سے بڑھ چڑھ کر فائدہ اٹھانے اور اس طرح رفیع الشان انعامات کا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شہد کا ذکر قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں

(محترم جناب سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ)

(۲)

شہد ہزاروں سال تک خراب نہیں ہوتا۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء میں اہرام مصر سے شہد سے بھرا ہوا ایک برتن ملا جو تقریباً تین ہزار تین سو سال سے رکھا ہوا تھا اور بالکل ٹھیک تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شہد میں بہت سے جراثیم کش اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ جراثیم مارنے کے علاوہ شہد میں پھپھوندی کو ختم کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ اسلئے پھوڑے یا آگ سے جلنے والے زخموں کا علاج زمانہ قدیم میں شہد سے ہی کیا جاتا تھا۔

روس کے ایک ہسپتال میں ٹی۔بی کے مریضوں کا علاج شہد سے کیا گیا۔ ہر مریض کو مہینے بھر تک سو سے ڈیڑھ سو گرام تک روزانہ شہد دیا جاتا تھا۔ ان مریضوں کا وزن بڑھ گیا، کھانسی کم ہوگئی، طبیعت بحال ہوگئی اور خون کا ترکیبی نظام بہتر ہوگیا۔ خون کے ترکیبی تناسب پر شہد خاص طور پر مفید اثر ڈالتا ہے اور خون کے ذرات کے رنگین مادوں میں اضافہ کرتا ہے۔ معدے کے زخم کا شہد سے علاج کیا جا رہا ہے۔ شہد تیزابیت کو بھی کم کرتا ہے جو معدے کے زخم کی خصوصیت ہے۔ یہ ایک مفید غذا بھی ہے۔ ماسکو کے محکمۂ خوراک کے ادارے نے ایک خاص چارٹ مرتب کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ معدے کے زخم کے مریضوں کو چھ سو گرام شہد روزانہ دیا گیا جس سے درد، متلی اور معدہ کی جلن فوراً دور ہوگئی۔

اسی طرح شہد کا استعمال قوتِ ہاضمہ کو طاقت دیتا ہے اور اس کے استعمال سے ہاضمہ کی نالیوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔

جن بچوں کی خوراک میں چینی کا حصہ بہت زیادہ ہوتا ہے وہ بعض اوقات رات کو بہت بے چینی محسوس کرتے ہیں۔ اس بے چینی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی خوراک میں خون پیدا کرنے والے اجزاء کی کمی ہو جاتی ہے چنانچہ اس کمی کو دور کرنے کے لئے شہد کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ شہد کو نیم گرم پانی میں حل کر کے استعمال کیا جائے تو اس سے یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے

اسی طرح خون کے دباؤ کے مریضوں کے لئے بھی شہد ایک نعمتِ عظمیٰ ہے

آنکھ کی امراض میں بھی اس کا استعمال عام ہے جس سے آنکھ کی بہت سی تکالیف سے خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سائنسدانوں نے شہد کی مکھی کے ذریعہ علاج کر کے بعض مریضوں کی بینائی بحال کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۱۹۵۶ء میں اخبارات میں یہ ذکر آیا کہ انگلستان کا ایک شخص جو بارہ سال بینائی سے بالکل محروم تھا اور ڈاکٹروں نے اس کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ ان آنکھوں میں روشنی اور بینائی کی ایک کرن بھی نہیں آسکتی اور یہ کہ اب کسی بھی علاج سے اس کی آنکھیں دوبارہ دیکھنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔ ڈاکٹروں کے اس فیصلے کے باوجود یہ شخص مایوس نہ ہوا اور اُس نے آنکھوں کا علاج کرنے والی ایک خاتون کی طرف رجوع کیا۔ یہ خاتون ڈاکٹر شہد کے ٹیکے کے ذریعہ آنکھوں کا علاج کرتی تھی اس خاتون نے اس آدمی کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ وہ سمجھتی ہے کہ وہ اس کی بینائی واپس لا سکے گی اس نے علاج شروع کیا۔ پہلے روز دو مرتبہ شہد کا ٹیکہ لگایا۔ اگلے روز چار مرتبہ اور پھر چھ چھ مرتبہ۔ چار دن کے علاج کے بعد وہ مریض دیکھنے کے قابل ہوگیا۔

(الفضل ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء)

اسی طرح آنکھ میں سفید پھولے کے آجانے سے بھی نظر کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کا علاج بھی شہد سے کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اگر ایک ماہ تک پھولے والی آنکھ میں شہد ڈالا جائے تو اس سے اس بیماری میں نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔

بہت زیادہ گوشت کھانے سے خون میں ایک قسم کا ایسڈ پیدا ہو جاتا ہے نوجوانی کے وقت میں جبکہ آدمی بڑی مشغول اور محنت والی زندگی گزارتا ہے تو وہ زہر پیدا ہو جاتے ہیں وہ اس محنت شاقہ سے تحلیل ہو کر جسم سے باہر نکلتے رہتے ہیں لیکن جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو پھر اپنی محنت نہیں کر سکتا اور زہریلے مادے اندر ہی رہتے ہیں جو کئی ایک بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ اس عمر میں بجائے زیادہ گوشت کھانے کے شہد کے استعمال کو بڑھایا جائے شہد میں ایسڈ کو دور کرنے کی قوت ہے گوشت کم کھانے سے ایسڈ کم پیدا ہوگا اور جو ہوگا اُسکو شہد دور کرتا رہے گا۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ بڑھاپے میں ایسیڈیٹی (Acidity) کی تکلیف کو کم کیا جا سکتا ہے بلکہ زندگی لمبی ہو سکتی ہے اور آدمی آرام سے وقت گزار سکتا ہے

اگر لوگ زیادہ شہد کا استعمال کریں تو معدے کی رطوبت اور ہوا اور انتڑیوں کے السر سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔ ڈاکٹروں نے انتڑیوں کے السر کا بغیر اپریشن کے شہد سے ہی علاج کیا ہے

شہد درد نقرس کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہیرمین آف کیل (جرمنی) نے ایک میڈیکل جرنل میں لکھا ہے کہ شہد کے ٹیکے کے ذریعے اس درد میں کافی افاقہ ہوتا ہے۔ اس درد سے جو زہریلا مادہ پیدا ہوتا ہے یا جو ایسڈیٹی پیدا ہوتی ہے اس کو شہد دُور کر دیتا ہے اور درد کو کافی آرام دیتا ہے۔ یہ ایک پرانی روایت ہے کہ شہد کی پلٹس (Poultice) بنا کر اگر درد نقرس والی جگہ پر رکھی جائے تو گھنٹے دو گھنٹے میں اس سے درد کو آرام آجاتا ہے

جسم میں طاقت اور حرارت پیدا کرنے کے لئے اور عمر لمبی کرنے کے لئے بھی شہد بہت مفید پایا گیا ہے۔ ڈاکٹر تھامس ایس گارڈنر آف نیو جرسی امریکہ جو کہ عمر کو لمبا کرنے کے لئے مختلف چیزوں پر تجربات کر رہے ہیں اُن کا بیان ہے کہ قدرت نے جو خوراک انسان کے لئے مہیا کی ہے اس میں علاوہ پھلوں اور سبزیوں کے سب سے زیادہ مفید اور کارآمد چیز رائل جیلی (Royal Jelly) ہے جو شہد کی مکھیوں کے چھتے سے تیار کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر جے۔ بی۔ ایس شاہ نے بڑھاپے کے باوجود بڑی لمبی مگر آرام دہ اور طاقتور زندگی گزاری۔ یہ ڈاکٹر ویجی ٹیرین (Vegetarian) تھے اور گوشت وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے تھے مگر شہد کے استعمال نے اُن کی زندگی کو لمبا کرنے، طاقت مہیا کرنے اور بڑھاپے کو آرام سے گزارنے میں بڑی مدد دی۔

موٹاپے کو دور کرنے اور وزن کو کم کرنے کے لئے بھی شہد کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے مختلف قسم کی کھانڈیں موٹاپے کے اجزاء کو جلا کر طاقت پیدا کرتی ہیں۔ شہد ان سب کھانڈوں سے زیادہ موثر ہے۔ یہ دوسری کھانڈوں کی نسبت بہت جلد موٹاپے کے اجزاء کو تحلیل کر دیتا ہے۔ طاقت کو بحال کرتا ہے اور جسم کو پتلا رکھتا ہے۔

موٹاپا دل پر بھی اثر انداز ہوتا ہے زیادہ چربی پیدا کرنے والی غذائیں کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ بہت زیادہ صاف کیا ہوا آٹا اور بہت سفید کی ہوئی کھانڈ کئی ایک کیمیکلز کے مل جانے سے جسم کو موٹا کر دیتی ہیں جن کے نتیجے میں دل پر بھی چربی چڑھ جاتی ہے اور دل کی حرکت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس قسم کا آٹا کھانا چھوڑ دینے سے اور کھانڈ کو کم کر دینے سے دل کو فائدہ ہوتا ہے اور کئی پونڈ شہد کھانے سے دل کو تقویت حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شہد کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ اس تذکرہ میں فرمایا:۔

"دوسری تمام شیرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنیوالی لکھا ہے۔ مگر یہ اُن میں سے نہیں ہے آم وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھکر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اُس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی انجماد پا کر مثل پتھر کے سخت ہوگئی۔ جیسے پتھر نہیں ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے شفاء للناس کہا ہے۔ واقعہ میں عجیب اور مفید شے ہے۔ یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے

ریاضت کش اور مجاہدہ کرنے والے اسے استعمال کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں آئی جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ کے) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے رستے میں مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفاء ہے کیونکہ خدا تعالیٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اسے کیا کام رہا۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱۵)

ایک اور مقام پر ذیابیطس کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"اس سے مجھے سخت تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے اس کو بہت شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے۔ میں اس پر غور کرتا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں۔ اگر اس سے ضرر ہوتا ہے تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا تعالیٰ کی وحی سے تیار ہوا ہے۔ اس لئے اس کی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی۔ اگر یہ ان کی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شفاء للناس فرمایا جاتا۔ مگر اس میں صرف عسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اس کے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اس کی تیاری بذریعہ وحی کے ہے۔ اس لئے مکھی جو چھتہ سے رس چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزاء کو ہی لیتی ہوگی۔ اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں تھوڑا ملا کر اسے پیا تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ حتیٰ کہ میں نے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپ کو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو لے کر باغ تک چلا گیا۔ اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۸-۲۶۹)

ایک اور مقام پر "شہد" کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادات شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں اور جیسے شہد فیہ شفاء للناس کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۱۶)

سورہ نحل کی ان آیات میں جو میں نے شروع میں درج کی ہیں اللہ تعالیٰ نے شہد کے لئے فیہ شفاء للناس کے الفاظ فرمائے ہیں اور یہی الفاظ قرآن کریم کے لئے بھی فرمائے ہیں اس سے میں یہ سمجھا ہوں کہ مقصود یہ ہے کہ اگر شہد میں انسان کے جسمانی امراض کے لئے شفاء ہے۔ تو قرآن کریم میں انسان کی روحانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ شہد کی مکھی کا انتخاب اور خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف وحی کرنے کا ذکر یہ بتانے کے لئے ہے کہ جس طرح شہد کی مکھی مختلف پھولوں پر بیٹھ کر ان کی مٹھاس کو چوس کر ایک اعلیٰ درجہ کا شیریں اور شفاء دینے والا مشروب تیار کرتی ہے اسی طرح وحی الٰہی جو قرآن کریم میں ہے اس نے تمام بہترین ہدایات عالم کو جو کسی بھی زمانہ میں دی گئی ہوں۔ اس پاک کتاب کے اندر جمع کر دیا ہے۔ جس طرح پھولوں سے مٹھاس کو حاصل کر کے انسان خود اسے شہد کی صورت نہیں دے سکتا اسی طرح کسی انسان کا یہ کام نہ تھا کہ ان تمام بہترین ہدایات کو ایک جگہ جمع کر سکتا۔ اور پھر ان کو ایسا رنگ دے سکتا کہ وہ روحانی بیماریوں کے لئے شفا کا کام دیتیں۔ پھول آج پیدا ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد مرجھا جاتا ہے شہد جو ان پھولوں کے رس سے شہد کی مکھی خدا تعالیٰ کے حکم سے تیار کرتی ہے کبھی بھی نہیں بگڑتا پھر آخر میں فرمایا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ یعنی بلاشبہ یہ (یعنی شہد کی مکھی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں) اس کے پھولوں کا رس چوس کر شہد بنانے۔ خدا تعالیٰ کی [illegible] اس کی حقیقت تخلیق کو سمجھنے، بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے حیرت انگیز سسٹم اور ادویات کو تیار کرنے کے سائنٹیفک طریق کو معلوم کرنے میں ایک بڑی نشانی ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو کائنات پر غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگ ذات باری تعالیٰ کی عظمت، حکمت اور دیگر صفات عالیہ کے نشان اس میں پاتے ہیں کہ ایک حقیر مخلوق کو اتنے عجائبات کا مظہر بنایا

لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا لطیف فرمایا ہے ؎

کیا عجیب رکھتے ہیں تو نے ہر اک ذرہ میں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

(در ثمین اردو)

**درخواست دعا**

میری بھتیجی بہو نصرت بنت کیپٹن صاحب دین صاحب اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد مرحوم ۱۷ اگست کو لندن (انگلینڈ) روانہ ہوئی ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے رکھے اور ان کے مقاصد میں کامیاب و [illegible] فرمائے۔ (نسیم جہاں دارالرحمت غربی ربوہ)

# مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کی سالانہ تربیتی کلاس

قیادت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام امسال دس روزہ تربیتی کلاس کا پہلا اجلاس چک ۴۶ شمالی میں ۱۲ ماہ ظہور ۱۳۵۰ ہش کو بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولوی اللہ بخش صاحب مہتمم تربیت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار (قائد ضلع) نے عہد دہرایا جس کے بعد مکرم مبارک مصلح الدین صاحب مہتمم مقامی ربوہ نے نیک نصائح کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اختتام کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب مہتمم صنعت و تجارت نے تفسیر کبیر سے درس دیا۔ آپ کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی ضلع سرگودھا نے بعض اخلاقی مسائل کی تفصیل بیان کی۔ جس کے بعد خاکسار نے خدام و اطفال کو نماز کا ترجمہ سکھایا اور محترم مہتمم صاحب تربیت نے خدام و اطفال کا تربیتی جائزہ لیا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب زیر صدارت مہتمم صاحب تربیت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جوانی" پر تقریر کی اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو واقعاتی رنگ میں پیش کیا۔ اجلاس کے آخر میں مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۰ ماہ ظہور کی صبح کو خدام و اطفال کو ساڑھے تین بجے صبح بیدار کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت پڑھی گئی جس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد قمر مربی سلسلہ نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا درس دیا۔ اس کے بعد چک ۴۶ شمالی سے سرگودھا چھاؤنی جانے والی سڑک پر مسلسل دو گھنٹے وقار عمل منایا گیا۔ جس میں بعض انصار نے بھی شرکت کی۔ نئی مٹی ڈال کر خراب رستہ کو درست کیا گیا۔ وقار عمل کے اختتام پر خاکسار نے عہد دہرایا اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

وقار عمل کے بعد تربیتی کلاس کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پہلے دن کے پڑھائے ہوئے اسباق دہرائے گئے۔ خدام و اطفال کا امتحان لیا گیا۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں کو سالانہ ضلعی اجتماع میں انعامات دیئے جائیں گے اس کے بعد یہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

ریاض احمد قائد ضلع سرگودھا

# ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اب جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے اور اب اس کے متعلق بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مساجد ہی قائم ہوتی چلی جائیں اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور دنیا کے کسی حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اس پاکیزہ خواہش کو کہ "خدائے واحد کا نام بلند ہو" پورا کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

**دعائے مغفرت**

محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ والدہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ہومیو پیتھک محلہ دارالیمن یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ بروز جمعرات بعد نماز ظہر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ماسٹر محمد مولا داد محلہ دارالیمن شرقی ربوہ

**قائدین خدام الاحمدیہ ماہ ظہور/اگست کا چندہ جلد از جلد مرکز کو بھجوا دیں۔**

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

19

# نتیجہ امتحان فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ

۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

(۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عذرا بانو بنت فیض اللہ صاحب ۱۳۵

**ضلع سیالکوٹ**

نسرین کوثر بنت بشیر حسین ۱۰۹

**دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ**

امۃ القیوم بنت نصر اللہ خان ۱۲۷

**نارووال**

عارفہ بٹ بنت خیر الدین بٹ ۶۶
مسرت بٹ ” عبد الحمید بٹ ۱۲۸

**ڈسکہ**

بشریٰ خالدہ بنت محمد شریف ۱۶۹

**کھرپا**

بلقیس اختر بنت چوہدری نیک محمد ۸۲
رضیہ اختر ” اختر چوہدری ۱۳۸

**پوہلہ مہاراں**

امۃ المتین بنت چوہدری نور محمد چیمہ ۱۲۵

**ضلع راولپنڈی**

نسیم صدیقی بنت محمد یامین صدیقی ۱۵۹
امۃ الرشید ” محمد احسن خان ۱۴۹
امۃ الرحیم ” رشید احمد اظہر ۱۱۳
عطیہ ناہید ” منور احمد سلیم ۱۵۰

**آزاد کشمیر**

امۃ الحی نزہت زوجہ محمد یوسف رعنا ۱۴۸

**ضلع جہلم**

امۃ الحی بنت ملک رشید احمد ۱۴۱
ثمینہ نگہت ” مولوی عبد الکریم لون ۱۶۸
شہزادی نورین بنت میر فیض اللہ مرحوم ۱۱۲
وسیمہ طلعت ” مولوی عبد الکریم لون ۱۶۶

**بوریوالہ ضلع ملتان**

پروین ایوب بنت ملک ایوب احمد ۱۶۵

**ضلع کوئٹہ**

نسیم کوثر بنت مرزا رشید احمد ۱۸۸

**دار الصدر غربی ا**

خالدہ خالد بنت محمد شریف خالد ۱۴۳
امۃ الرحمن ” نور محمد مرحوم صحابی ۱۶۲
ناصرہ نسرین ” محمد ابراہیم جنجوعہ ۱۴۳
امۃ الجمیل ریحانہ ” عبد اللطیف ۷۶
شاہینہ باسط خان ” چوہدری بشارت خان ۱۴۸
بشریٰ نسرین ” نور احمد ۱۵۲
عذرا یاسمین ” محمد اسحاق ہاشمی ۹۸
نصرت نذیر ” عبد الرحیم نذیر ۱۳۹
حمیدہ اختر ” ملک فضل الدین ۱۶۶
روبینہ یاسمین ” مسعود احمد ۱۲۵

**دار الصدر غربی ب**

بشریٰ چوہدری بنت چوہدری محمد امین ۱۳۷

امۃ الجمیل فریدہ بنت ظہور احمد باجوہ ۱۵۸
سلمیٰ نسرین ” بشیر احمد ۱۵۴
نسیم اختر ” ” ۱۵۲
بشریٰ زمان ” میجر عارف زمان ۸۱
فریدہ نذیر ” ” نذیر احمد ۹۲
نزہت محمود ” شیخ محمود احمد ۸۷
عابدہ پروین ” منیر الدین ۱۳۵
منصورہ چوہدری بنت چوہدری محمد امین ۱۵۸
حمیدہ بشیر بنت بشیر احمد ۱۱۱
راشدہ نذیر ” ڈاکٹر نذیر احمد ۹۰

**دار الصدر جنوبی**

امۃ الحمید بنت محمد عبد اللہ ۱۵۰
امۃ الباسط ” محمد اسحق ارشد ۱۳۲
زبیدہ بشیر زوجہ بشیر احمد شمس ۱۶۸
امۃ الماجد بنت حافظ بشیر الدین ۱۵۴
امۃ الحمید فوزیہ ” محمود احمد چیمہ ۱۶۴
فاطمہ بیگم زوجہ ” ” ۱۶۰
طیبہ محمود بنت ” ” ۱۶۹
امۃ المنان ” عبد القادر ۱۵۴
امۃ الرفیق صدیق بنت مولوی محمد صدیق ۱۶۵
امۃ الشکور بنت محمد اسحاق ۱۶۳
ناصرہ فوزیہ ” رشید احمد ۱۵۹

**دار الصدر شرقی ۲**

بشریٰ صدیقہ ۱۰۷
ساجدہ اسمعیل ۱۵۳

**دار الصدر شرقی ۱**

مبارکہ نظام بنت محمد احمد نظام ۱۲۵
امۃ العلیم بھٹی ” محمد عالم بھٹی ۱۳۹
امۃ القیوم ” صالح محمد ۱۰۷
شمیم کوثر ” محمد امیر شاہ خان ۱۶۵
ناصرہ مرزا ” مرزا عبد الحمید مرحوم ۱۶۳
امۃ النصیر ” عبد المالک ۱۳۲
سیدہ نصیرہ ” سید نذیر احمد ۱۲۹
حنیفہ عزیز ” چوہدری عبد العزیز ۱۶۰
پروین ضیاء ” ضیاء اللہ ۱۳۱
منصورہ جہاں ” عبد المجید ۱۶۰
صدیقہ خدا بخش ” خدا بخش ۱۱۴
کشور ” ” ۱۰۷
آمنہ مجید ” عبد المجید ۱۸۳
امۃ الباسط ” عبد الحفیظ ۱۸۲
نصرت جہاں ” محمد ابراہیم ۱۵۶
امۃ الرشید طور ” عبد الحق طور ۱۶۳
قمر النساء فرشتی ” صوبیدار عبد المنان ۱۶۰



## نوٹس نیلام محصول چونگی و ٹال ٹیکس میونسپل کمیٹی میانوالی

میونسپل کمیٹی میانوالی محصول چونگی و ٹال ٹیکس کا ٹھیکہ بذریعہ نیلام عام مورخہ ۹/۷۱ ؁ بوقت ۱۰ بجے صبح ٹاؤن ہال میں نیلام کرے گی۔ مفصل شرائط ہر دو ٹھیکہ اوقات کار میں دفتر کمیٹی سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ نیلام چونگی کے ٹھیکہ میں حصہ لینے والوں کو مبلغ -/۱۰۰۰۰ (دس ہزار روپیہ) بیانہ و ٹال ٹیکس کے لئے مبلغ -/۵۰۰۰ روپیہ بیعانہ جمع کرانا ہوگا۔ بولی کی منظوری از ان کنٹرولنگ اتھارٹی موصول ہونے کے سات یوم کے اندر کل زر بولی کا دسواں حصہ جمع کرانا ہوگا۔

المشتہر

مہر نذر عباس پی۔ سی۔ ایس۔
۱۶۷ - ۲۲۳۹

ایڈمنسٹریٹر
میونسپل کمیٹی میانوالی



## عہدیداران جماعت کی توجہ کے لئے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔"

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ انفرادی طور پر اور وفود کی صورت میں تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کی ایسی مؤثر مہم چلائیں کہ ان کی جماعت کی وصولی سو فی صدی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور اپنے فضل سے نوازے۔ آمین۔

قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید

## درخواست ہائے دعا

۱۔ حلقہ مومن آباد (لاہور) کے ایک بزرگ دوست ڈاکٹر خوجہ احمد صاحب آج کل بہت بیمار ہیں اور کئی دن سے نیم بیہوشی کے عالم میں ہیں۔
احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے نہایت دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (ملک شاہد منصور احمد خان ۱ نیو مومن آباد لاہور)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ گذشتہ ۱۵ دنوں سے LOW BLOOD PRESSURE کے عارضہ میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے کافی کمزوری اور نقاہت ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔"

پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن پشاور

۳۔ عاجز ان دنوں بعض پریشانیوں سے دوچار ہے۔ سب احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری سب پریشانیاں دور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ میرے بڑے لڑکے عزیزم امیر الدین کو باعزت روزگار عطا فرمائے۔ چھوٹے لڑکے عزیزم رشید الدین نے تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا کورس مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (صلاح الدین معرفت خواجہ وسیم اینڈ کمپنی غلہ منڈی سرگودھا)

## اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

یکم ستمبر سے طبیہ کالج میں داخلہ شروع ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلبا فوری طور پر رجوع کریں۔ انٹرویو صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے تک ہوا کرے گا۔

پرنسپل

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹۰ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق جسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تکبّر کے نتیجہ میں انسان خدا تعالےٰ سے دُور چلا جاتا ہے اور انوارِ سماوی سے محروم ہو جاتا ہے

## یہی وجہ ہے کہ
## اسلام نے تکبّر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ القصص کی آیت کریمہ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ الآیہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑی رکھی ہوتی ہو ایسی حالت میں اس کے اندر زیادہ فروتنی اور زیادہ انکسار پایا جانا چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ متکبر ہو جائے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے۔ بہرحال جو شخص دولت و ثروت اور عزت کو خدا تعالےٰ کا انعام سمجھے گا۔ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا اور جو اس کو اپنا ذاتی کمال قرار دے گا وہ تکبّر میں مبتلا ہو گا اور آخر اللہ تعالےٰ سے دُور چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ترقیات کے لئے کوشش نہ کرو۔ تم اپنی ترقیات کے لئے جتنی کوشش کرو۔ جائز ہے مگر اس کے بعد تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ۔ ورنہ اگر تم متکبر ہو گئے تو خدا تعالیٰ تم سے خوش نہیں ہوگا بلکہ ناراض ہوگا اور وہ ترقی تمہارے لئے رحمت کا موجب نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب ہوگی اور تم آئندہ کے لئے انوار سماوی سے محروم ہو جاؤ گے۔ ..... میں نے دیکھا ہے غریبوں میں تواضع اور انکسار زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کی جماعتوں میں عموماً غریب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا نہیں غریب رکھنا چاہتا ہے۔ بلکہ خدا ان غریبوں کو اس لئے دین کی خدمت کا موقعہ دیتا ہے کہ ان میں حرص نہیں ہوتی۔ اور شکر کا مادہ اُن میں زیادہ ہوتا ہے، بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء اور مخلص ہیں اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر دباؤ ڈالا جائے تو مان جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چند دن سے کھسکتے رہتے ہیں۔ اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے۔ وہ غریب آدمی جو پچیس روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ یہ اڑھائی ہزار روپے لیکر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے۔ لیکن جب وہ کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے۔ یا جب وہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں۔ ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں۔ یا کہتا ہے بڑی مصیبت آگئی ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تو اسی وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصّے لے سکتا ہے جب اُسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے تو وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے یا پندرہ کی بجائے اُسے بیس روپے ملتے ہیں تو وہ اُن پانچ روپوں کی زیادتی کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے پھر اُسے ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھتا ہے۔ پندرہ سو روپیہ ملتا ہے تو وہ ان پندرہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے۔ ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چندے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آگئی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اُسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں۔ جب تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھتا ہے اور پھر وہ تم سے مانگنے آجاتا ہے۔ تو کیا تم اس امانت کی واپسی کو مصیبت سمجھتے ہو؟ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یہ یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو کیونکہ تم سمجھو کہ یہ میری چیز نہیں تھی بلکہ اُسی کی تھی۔ ..... دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی امانت میں سے ہمیشہ ایک حصّہ مانگتا ہے سارا نہیں مانگتا"۔

(تفسیر سورہ القصص
صفحہ ۲۳۸-۲۴۰)

## مجالس خدام الاحمدیہ اور مرکزی امتحانات

بہت سی مجالس نے مرکزی امتحانات کے لئے سوالیہ پرچے منگوائے تھے مگر ابھی تک ان پرچوں کی واپسی کی رفتار بہت سست ہے۔ جملہ مجالس کے قائدین ۲۵ ستمبر تک پرچے بھجوا دیں اس کے بعد آنے والے پرچوں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

جن مجالس نے ابھی تک پرچے نہیں منگوائے وہ بھی فوری طور پر پرچے منگوا لیں اور مقررہ مدت کے اندر امتحان لیکر پرچے واپس بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم)

## پندرھواں سالانہ اجتماع
## مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا پندرھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۰-۱۱-۱۲ تبوک/ستمبر ۱۳۵۰ ہش/۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام مالیر نزد گرینڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا اجتماع بھی اس کے ساتھ ہی ہوگا۔ کراچی کے تمام خدام اور اطفال اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔

صوبہ سندھ کی تمام مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں شرکت کے لئے خود بھی تشریف لائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام و اطفال کو بھجوانے کا بھی اہتمام فرما کر مجلس کراچی کی حوصلہ افزائی فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(عبدالرشید سماٹری سیکرٹری اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

**درخواستِ دُعا:۔** میرا بیٹا عزیزم ذوالفقار احمد قمر امسال سندھ یونیورسٹی سے بی۔ اے فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبارکہ بیگم۔ چوڑا دیوان صاحب، ضلع شیخوپورہ)

## محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم) آف دارالرحمت وسطی ربوہ ۳ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے نو بجے شب گوجرانوالہ میں بعمر قریباً ۵۹ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بعارضہ کینسر بیمار تھیں اور بغرض علاج اپنے بھائی مکرم عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ کے ہاں گوجرانوالہ میں مقیم تھیں۔ جنازہ ۴ ستمبر کی رات کو گوجرانوالہ سے بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عشاء محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ قبرستان عام میں لے جاکر مرحومہ کی نعش کو وہاں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک مخلص اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ نے ایک بیٹی عزیزہ بشریٰ آسان اور چار فرزند عزیزان مشہود احمد، داؤد احمد، محمود احمد اور ودود احمد اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز ان کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دُنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مرحومہ کی بیٹی عزیزہ بشریٰ جو اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی ہے صدمہ کی وجہ سے بیمار ہے اور بعض اوقات اس کی حالت تشویشناک ہو جاتی ہے عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔